14247-نماز میں عورت کی امامت

سوال

اگر کچھ عورتیں جمع ہوں اور نماز کا وقت ہوجائے تو کیا وہ اذان اور اقامت کہہ سکتی ہیں ؟
اور کیا وہ نماز کی جماعت کروا سکتی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

عورت کے لیے اذان اور اقامت اس طرح مشروع نہیں جس طرح مردوں کے لیے مشروع ہے ، لیکن اگر عورت اذان اور اقامت کہے تو اس کی تین حالتیں ہیں .

1– عورت کا صرف مردوں کی جماعت کے لیے اذان اور اقامت کہنا ، یا پھر مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ، اس حالت میں عورت کے لیے اذان اور اقامت کہنی جائز نہیں ، اور مردوں کی جماعت کے لیے اس کی دی گئی اذان اور اقامت ناکافی ہوگی .

2– صرف اکیلی عورتوں کے لیے اذان اور اقامت کہنا .

3– یا پھر صرف اپنے لیے ، عورتوں یا صرف اپنے لیے اذان اور اقامت کہنا جائز ہے ، لیکن یہ مردوں کی طرح نہیں ، کیونکہ مردوں کے حق میں زیادہ متاکد ہے ، اور اگر عورتیں اذان دے لیں تو جائز ہے ، اور اگر نہ بھی دیں تو پھر بھی جائز ہے ، اگر وہ اذان دیتی ہے تو اسے آواز پست رکھنا ہوگی وہ بلند آواز سے اذان نہیں کہے گی ، صرف اتنی آواز رکھے کہ اس کی سہیلیاں ہی سن سکیں .

اور رہا مسئلہ عورت کا عورتوں کی جماعت کے لیے اقامت کہنا تو یہ استحباب کے زیادہ قریب اور اولی ہے ، لیکن اگر وہ اقامت نہ بھی کہے تو ان کی نماز صحیح ہوگی .

اور عورت کی امامت حکم کے اعتبار سے دو صورتیں رکھتی ہے :

1– عورت کا مردوں کی امامت کروانا ، یا پھر عورتوں اور مردوں دونوں کی اکٹھی امامت کروانا .

چنانچہ نماز میں عورت کے لیے مردوں کی مطلقا امامت کروانا جائز نہیں چاہے نماز فرضی ہو یا نفلی .

2– عورت کا عورتوں کی امامت کروانا : جب عورتیں ایک جگہ جمع ہوں تو عورت کے لیے انہیں نماز پڑھانا مستحب ہے ، ان میں سے ایک عورت جماعت کروائے لیکن وہ ان کے درمیان صف میں ہی کھڑی ہوگی ، لہذا عورت کے لیے عورتوں کی امامت کروانا جائز اور صحیح ہے .